ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

Vol.8. No.3.2025

خواتین کے خارجی امور زندگی، اسلام اور موجودہ نسوانی تحریکوں کے منشور کا تحقیقی مطالعہ

RESEARCH STUDY OF WOMEN'S EXTERNAL AFFAIRS, ISLAM, AND THE MANIFESTOS OF CURRENT FEMINIST MOVEMENTS

Dr. Abdul Rahman
Lecturer Department of Islamic Studies
University of Gujrat, Gujrat Pakistan
Email: onlyimran2010@gmail.com
Dr. Khubaib ur Rehman
Lecturer, Department of Islamic Studies
Govt Allama Iqbal Graduate College, Paris Road Sialkot
Email: khubaibrehman223@gmail.com

ABSTRACT:
There are many issues in the Islamic way of life. At the external level, we will take those that are above the level of the home. Most of these issues include all the work that is at the level of society and the country. These works are directly related to society, for example, the mixing of male and female weight in society, which is increasing day by day in our society at the behest of the supporters of women's rights, and the system is also developing in such a way that it is generally clear that this has become a domestic and national compulsion. However, in addition to this, the head of the state, since there is no doubt that Allah Almighty created humans in abundance for His service, but it is also important that He created women and men in equality, however, in this, He gave men the support of the bosom of women, which reflects a beautiful life of rights and obligations. However, since men are also free human beings and women are also free, but in this combination of rights and obligations, He made men the ruler:

﴿الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ﴾

Based on this text, the power of governance was given to men at the level of the home and the state, this principle is also a natural one, however, in this chapter, homosexuality, which is the modern voice of women's rights, will be discussed in the spirit of Islam. The status of women's runaway marriages in society, the marriages of women who run away from their homes with their acquaintances, will be discussed from a Sharia and Islamic perspective, however, in this chapter, the direct discussion of women's employment in a professional manner will be discussed from the Islamic perspective and the point of view of modern feminist movements.
The Islamic perspective on women's involvement and participation in state affairs will be discussed, the need for education or Islamic perspective on women's rights legislation, permissible professions for women, the use of the internet and social media as a cause of family destruction, women's clothing and the Sharia perspective and the mission of NGOs, caution and permission for women in worship in Islam, women's travel permits and modern feminist movements. However, at the end of this chapter, the views of Israa Nomani, who misrepresents Islam in the guise of Islam, will be discussed.
Keywords: *Women's Rights in Islam, Male Guardianship, Feminism vs. Shariah, Runaway Marriages and Islamic Law, Women in State and Society*

اسلامی طرز زندگی میں بہت سے امور ایسے ہیں خارجی سطح پر ہم انہیں لیں گے جو کہ گھر کی سطح سے اوپر ہیں ان امور میں بیشتر وہ تمام کام شامل ہیں جو کہ معاشرے اور ملک کی سطح پر ہیں، ان کاموں کا تعلق براہِ راست سماج سے ہوتا ہے، مثلاً معاشرے میں مرد وزن کا اختلاط جو کہ ہمارے معاشرے میں حقوق نسواں کے حامیوں کی ایماء پر روز بروز بڑھتا جا رہا ہے اور نظام بھی ایسا ہی پروان چڑھ رہا ہے کہ جس میں عموماً یہ بات واضح نظر آتی ہے کہ یہ ملکی اور قومی مجبوری بن چکا ہے، البتہ اس کے علاوہ سربراہ ریاست چونکہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو بکثرت اپنی بندگی کے لیے پیدا کیا، لیکن اس میں یہ بات بھی ضروری ہے کہ خواتین

اور مردوں کو برابری میں پیدا کیا، البتہ اس میں خواتین کے ساتھ مردوں کا چولی دامن کا ساتھ دیا جو کہ ایک خوبصورت حقوق و فرائض کی زندگی کی عکاسی کرتا ہے، تاہم چونکہ مرد بھی آزاد انسان ہیں اور خواتین بھی، لیکن حقوق و فرائض کے اس جوڑ میں مردوں کا اختیار بطورِ حاکم کر دیا:

﴿الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ﴾[1]

اس نص کی بنا پر حکمرانی کا اختیار گھر اور ریاست کی سطح پر مردوں کو عطاء کیا، یہ اصول فطرت بھی ہے، تاہم اس فصل میں ہم جنس پرستی جو حقوق نسواں کی جدید آواز ہے اسلام کی روح سے اس پر بحث ہوگی۔ معاشرے میں خواتین کی فرار کی شادیاں جو خواتین اپنے گھروں سے آشنا کے ساتھ بھاگ کر راہِ فرار کر لیتی ہیں ان کی شادیوں کی حیثیت شرعی اور اسلامی نقطہ نظر پر بحث کریں گے، البتہ اس فصل میں مزید خواتین کا پیشہ ور انداز میں ملازمت کاروبار بحث اسلامی نقطہ اور جدید نسوانی تحریکوں کے نقطہ پر سیر حاصل بحث کریں گے۔

امور مملکت میں خواتین کی دخل اندازی اور حصہ داری پر اسلام کا نقطہ نظر پر بحث ہوگی، حقوق نسواں کی قانون سازی کو ایجوکیشن ضرورت یا اسلام کا نقطہ نظر پر بحث ہوگی، خواتین کے جائز Professions انٹرنیٹ کا استعمال اور سوشل میڈیا سے خاندان کی تباہی کا باعث خواتین کا لباس اور شرعی نقطہ نظر اور NGOS کا مشن اسلام میں عبادات میں خواتین کے لیے احتیاط اور اجازت خواتین کا سفری اجازت نامہ اور جدید نسوانی تحریکیں البتہ اس فصل کے آخر میں اسراء نعمانی کے نظریات جو اسلام کے روپ میں اسلام کو غلط انداز میں پیش کیا جاتا ہے اس موضوع پر حاصل بحث ہوگی۔

1) مردوزن کا اختلاط، اسلام اور جدید نسوانی تحریکوں کے تصورات:

جدید نسوانی تحریکیں ایک نقطہ پہ سب اتفاق کیسے ہوئے، محنت اور کوشش کرتی ہیں کہ خواتین ملازمت اور روزگار کے لیے دن رات محنت کریں اور بغیر کسی امتیاز کے خواتین جس جگہ اور جیسی بھی ملازمت ہو اور جس سطح کی بھی مصروفیت ہو وہ کر سکتی ہیں، البتہ سب سے بڑا المیہ معاشرتی برائی کا ہے کہ مردوزن کا آپس میں اکٹھے ہونا یہ اسلامی تعلیمات کے بالکل منافی ہے، ہمارے معاشرے میں یا دیگر معاشرتی زندگی میں بازاروں، ہسپتالوں میں، یونیورسٹیوں میں اور میلوں یا محفلوں میں شادیوں میں الغرض ہر جگہ پر مرد اور عورتیں اکٹھے ہوئے ہیں، یہ شعور جدید طرز زندگی اور مغربیت میں تو اس بات میں کوئی حرج بھی نہ ہے، لیکن اسلام میں اخلاط مرد وزن کا کوئی تصور موجود نہ ہے، جدید نظریات میں جب مرد اور عورتیں اکٹھی کام کرتی ہیں تو گھر میں جو ماحول میاں اور بیوی کا تصور والا خراب ہوتا ہے اور تعلقات بہتری معاشی کی بجائے خواتین کے گھروں کو اجاڑ کے رکھ دیتے ہیں، جب خاتون غیر محرم مردوں سے مل کر رہے گی تو گھریلو زندگی اور بلاشبہ دیگر معاملات زندگی کی خرابی کا تصور موجود ہوگا۔

اب عورت نے جو اختلاط کا انداز اپنایا ہے اور جس کو معاشرے کا حسن اور دفتر کی رونق اور معاشی زندگی میں توازن اور شانہ بشانہ چلنے کے نعروں اور القاب سے نوازا جاتا ہے اس سے خواتین کا استحصال بالترتیب چلتا جا رہا ہے، پھر اسی کے بدلے میں تشدد اور بے راہ روی جیسے آئے روز معاملات ہمارے سامنے دیکھنے کو آتے ہیں، البتہ اگر معاشرے میں امن اور خواتین کے مسائل کا حل اختلاط سے ممکن ہوتا تو اہل مغرب کو خاندانی زندگی اور تشدد یا زیادہ سے زیادہ خواتین کے ساتھ زیادتی اور زنا جیسی بیماریاں نظر نہ آتیں، البتہ یہ سب کچھ دنیا میں سب سے زیادہ انہی مغرب کے ممالک میں ہے، جب کہ اگر اسلام کو دیکھا جائے تو اس میں احکام مغربی سوچ سے قدرے مختلف ہیں، خواتین کے اختلاط کی قطعاً اجازت نہیں دیتا، تاہم اس ضمن میں کچھ مغرب زدہ لوگ میدان محشر اور حج کی اسلامی مثال سامنے رکھتے ہوئے اس کی دلیل لیتے ہیں، میدانِ حشر کا اس زندگی سے موازنہ بنتا نہیں، ہاں البتہ میدانِ حج عرفات میں بھی پردہ اور دیگر امور لاگو ہوتے ہیں اور اس میں کوئی دلیل نہیں بنتی۔

2) ہم جنس پرستی اور اسلام کا تصور عائلی زندگی:

جنسی خواہش ہر مرد اور عورت میں یقیناً موجود ہے، اور ہر فرد خواہ وہ کسی بھی رنگ، نسل اور قبائل سے تعلق رکھے اور جس بھی مذہب سے تعلق ہو خواہ مسلمان ہو، یہودی یا نصرانی، ہندو یا دیگر مذاہب سے اس کا تعلق ہو، یہ احساس جنس انسان میں فطری طور پر رکھ دی گئی ہے، البتہ ان خواہشات نفس کو ہر انسان مختلف انداز سے حل کرتا ہے، کچھ نے ان احساسات کو اپنی عزت اور اعلیٰ کردار کے لیے دبانا اور مٹانا مناسب اختیار کیا، جب کہ اس کے ذہن میں نجات صرف ان خواہشات کو ختم کرنے یا مٹانے میں ہے اور رہبانیت کا تقاضا ہے کہ اس خواہش کو دبا کر بھوکا رہ کر اور نفس پر ظلم ڈھا کر اسے دبایا جائے، یہ تعلیم نصرانی اور بدھ مت اور رہبانیت کی ہے تو جو لوگ اس خواہش کو دباتے رہے اور جنگلوں میں آباد کاری کی ان کو اعلیٰ عہدے ملے اور جو پادری بدکاریاں کرتے بھی پکڑے گئے ان لوگوں نے اپنی مذہبی تقدس کی

[1] النساء، ۴:۳۴

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
Vol.8. No.3.2025

پامالی کی۔ دوسری نگاہ سے ایسے گروہ بھی ہیں جو کہ جنسی بے راہ روی اور آزادی کے نعرے لگاتے تھے اور اب بھی ایسی تحریکیں موجود ہیں اور اس جدوجہد میں تسکین حاصل کرنے کے لیے ہم جنس پرستی کی دعوت کو عام کیا، پھر اسے قانونی درجہ بھی دیا گیا، اب ان کے اس آزاد معاشرہ میں مرد کا مرد سے اور عورت کا عورت سے جیسا چاہیں تعلق قائم رکھ سکتے ہیں۔

اور دونوں مرد اور دونوں عورتوں کا آپس کا تعلق بھی میاں بیوی والا اور جب تک چاہیں اسے قائم اور برقرار رکھ سکتے ہیں، حقوق نسواں کی نام نہاد تحریکوں نے دنیا میں خواتین کو آزادی کے چکر میں اس غیر فطری عمل کو رائج بھی کیا اور اسے قانونی تحفظ بھی دیا گیا اور اس کے نتیجہ میں صرف زنا بالجبر قانونی طور پر جُرم ہے، اس کے علاوہ اگر خاتون راضی ہو اور زنا ہو، تشدد ہو یا دیگر جرائم ہوں اسے جرم کا درجہ نہیں ملے گا، لیکن اگر عورت مرد سے ناراض ہو گئی اور وہ مرد کو اپنی بلیک میلنگ میں نہ لا سکی تو قانونی چارہ جوئی کا حق رکھتی ہے، ستم کی بات ہے کہ جرائم سے انحراف کا آسان راستہ نکال کر معاشرے کو فتنہ وفساد جیسی اور قتل وغارت جیسی بڑی بیماریوں میں دھکیل دیا گیا، اس لیے انسان زیادہ تحفظ ہونے کے باوجود محفوظ نہ ہے اور آئے روز جرم نئے انداز سے ہوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

عالمی رپورٹ کے مطابق ۸۰ فیصد سے زائد افراد جو کہ ایڈز کے مرض میں مبتلا ہوئے وہ جنسی تعلقات کے غلط استعمال سے ہوئے، تاہم جنس پرستی بھی اس کا ایک راستہ ہے، اس کو لواطت کا نام دیا گیا ہے مرد کا مرد سے[2] زنا کا ارتکاب قوم لوط میں ہوا، تاہم قرآن پاک میں ہے:

﴿وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ ، إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ﴾[3]

یہ فعل چونکہ قوم لوط کا تھا اور یہ غیر فطری عمل کرتے تھے مرد مرد سے بدکاری کرتا اور اس سے نفسانی خواہشات کی تکمیل کرتے تھے، پھر ان پر باری تعالیٰ کو بہت سخت غصہ آیا اور یہ عذاب الٰہی کا شکار ہوئے۔

اور قرآن پاک میں ہے:

﴿فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ مَنْضُودٍ ، مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ﴾[4]

”پھر جب اس قوم کی عجیب خلاف فطرت حرکتیں تھیں تو آسمان سے حکم الٰہی آگیا اور زمین کا نیچے والا حصہ اوپر کر دیا اور مکانوں کی چھتیں نیچے دے ماریں اور اس قوم کی طرف لوگوں کے ناموں کے نشان زدہ پتھروں کی بارش برسی“۔

یہ خلاف فطرت لواطت کرنے والی قوم کی سزا اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں ذکر کی ہے تو حضور ﷺ نے اس ضمن میں فرمایا:

من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول به[5]

”جو کوئی قوم لوط والا فعل کرتے ہوئے جس کو دیکھے تو فاعل ومفعول دونوں کو مار دیا جائے“۔

اسلام نے اس فعل پر سختی سے منع کیا ہے، چنانچہ حضور ﷺ نے تو ایک چادر میں دو مردوں کو لیٹنے سے منع فرمایا:

لا يفضي الرجل إلي الرجل في الثوب الواحد

ولا يجوز للرجل مضاجعة الرجل وإن كان كل واحد منهما في جانب من الفراش[6]

یعنی دو مردوں کا بھی ایک دوسرے کے ساتھ لیٹنا جائز نہیں، یعنی ایک چادر میں چاہے ایک کنارے پر اور دوسرا دوسرے کنارے پر ہو، البتہ یہ حدود اسلام میں اس لیے ذکر ہیں تاکہ مرد کا مرد سے دور رہنا شیطانی حرکات سے محفوظ رکھتا ہے اور خواتین کا خواتین سے دور بھی اسی اثنا سے رہنا چاہیے تاہم امریکہ میں تو آبادی کا پانچواں حصہ ایسا ہے جو کہ ہم جنسی کی زد میں آیا ہوا ہے، برطانیہ میں بھی زراء تک یعنی انجیلا ایگل ہم جنس پرست ہونے کا دعویٰ کر چکی ہیں، جرمنی میں ہم جنسوں کو قانونی

---

[2] اکیسویں صدی کے سماجی مسائل اور اسلام، ص: ۴۰۔۴۲

[3] الاعراف، ۷: ۸۱، ۸۰

[4] ہود، ۱۱: ۸۲، ۸۳

[5] ترمذی، کتاب الحدود، باب ماجاء فی حد الوطی، ح: ۱۴۵۶

[6] تفسیر کبیر، ج: ٦، ص: ٤٥٩

شادی کی اجازت مل گئی ہے، نیدرلینڈ، سویڈن اور ناروے میں بھی یہ قانونی نکاح ہم جنس پرستوں کو اجازت مل گئی ہے، البتہ بھارت میں تحریک زور پکڑ رہی ہے، لیکن قانونی حیثیت نہ ملی ہے، پاکستان میں بھی کئی ہتھکنڈے آزمائے گئے ہیں۔[7]

3) فرار کی شادیاں اور اسلامی تعلیمات:

دین اسلام میں نکاح ایک معاشرتی طور پر خاندان کی بنیاد میں پہلا قدم ہے اور اس پہلے قدم میں خاندان کے تمام افراد باہمی رضامندی سے اور خوش اسلوبی سے اس کام کو سرانجام دیتے ہیں، البتہ اس سلسلے میں عورت کی رضامندی کے ساتھ اس کے ولی کا ہونا اور رضامند ہونا بھی لازم جزو ہے، لیکن اگر دونوں کسی ایک جگہ پر رضامند نہیں ہیں تو ولی کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ لڑکی کو زندگی کی اونچ نیچ فائدہ اور نقصان سے آگاہ کرے، البتہ اگر دونوں رضامند ہو جائیں تو نکاح ہو جانا ضروری ہوتا ہے۔

جدید دور کی مغربی سوچ اور فکر میں تو لڑکی کو ولی کی ضرورت نہ ہے، اسی فکر اور سوچ کو پروان چڑھا کر ولی کا نہ ہونا ہی آج کی تمام خواتین کو یہ سکھایا جا رہا ہے، البتہ یہ درست نہ ہے، چونکہ خواتین آزادی کی دھن میں اس کو ضروری نہیں سمجھتیں اور معاشرے میں خود کو اپنے فیصلہ کرنے کا مجاز بنالیتی ہیں، اسلام نے اعتدال کا ایسا راستہ چُناہے جس میں فریقین کا راضی ہونا اور خوش ہونا بھی لازم ہے، لیکن چلتے ہوئے دور میں مخلوط نظام تعلیم، الیکٹرانک میڈیا، میگزین، ناول، سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ، فیس بک اور دیگر ذرائع ابلاغ کی جدید سہولیات میں ڈھل کر اندھی تقلید نے نوجوان نسل کو تباہ کر دیا ہے، البتہ اسلام میں پسند کی شادی کا کوئی تصور نہیں، کیونکہ اس سے معاشرتی طور پر غلط اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

ابتداء میں نوجوان ایک دوسرے پر بڑے بڑے توقعات کے پہاڑ سجالیتے ہیں، لیکن بعد ازاں جب ذمہ داریوں سے گزرتے ہیں تو غلطیوں اور کوتاہیوں کو نا برداشت کرتے ہیں اور نہ درگزر اور معاف کرتے ہیں، بات اور نوبت طلاق تک پہنچ جاتی ہے، چونکہ اس میں زیادہ عدم موافقت اور کفو میں برابری نہ تھی، اسی وجہ سے طلاق کی روز بروز بڑھتی ہوئی شرح دکھائی دیتی ہے۔

مولانا صدر الدین اصلاحی لکھتے ہیں کہ:

"جہاں جوان لڑکیاں معاشرتی آزادی کی بناء پر اپنے فیصلہ سازی کو اپنے ہاتھ میں لیں ان کی راہ میں اسلام کی ہدایات پر عمل پیرا ہونا اور اپنے بزرگوں کے فیصلہ سازی بالغ النظری کی بناء پر اثر انداز ہو اور نہ اخلاقی طور پر انہیں اپنے مشورہ میں شامل کریں، چونکہ ایسے معاشرہ میں خون اور قرابت داری کی اہمیت ختم ہو چکی ہوتی ہے اور جذبات اور گرم جوشی ہی زندگی کی راہ متعین کرتی ہے تو ایسے فیصلے عموماً نقصان کا باعث ہوتے ہیں، چونکہ جو خاندان کے افراد اپنے لیے اور اولاد کے لیے بہتر جانتے اور چاہتے ہیں وہ کوئی دوسرا یا خود نوجوان نہیں کر سکتا، اس لحاظ سے نوجوانوں کو اپنے بڑے اور لڑکیوں کو ولی (باپ) کا پاس رکھنا چاہیے۔[8]

جدید نسوانی تحریکوں نے خود ساختہ آزادی کی آرزو میں نوجوان لڑکیاں بہہ کر اپنے فیصلہ سازی اپنے ہاتھ میں لے کر خود گھر سے آشنا کے ساتھ فرار ہو کر شادیاں کرتی ہیں۔

4) عورت کی ملازمت کا اسلام میں تصور اور جدید نسوانی تحریکیں:

خواتین کے لیے ملازمت کرنے سے اسلام قطعاً نہیں روکتا، لیکن کچھ شرائط جو کہ ملازمت کے علاوہ بھی اسلام کی ہیں مرد وزن کے اختلاط سے گریز کرنا خاوند کی اجازت سے ملازمت کی جائے اور باپردہ انداز میں خواتین ملازمت کر سکتی ہیں، البتہ اس میں کوئی حرج نہیں اگر خواتین ایسا کر سکتی ہیں، تاہم بہت سی صحابیات کام کاج کرتیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی بھی کام کرتیں، حضرت شفاء منڈی بازار کی چیکنگ پر مامور تھیں، تاہم دیگر لوگ کام کاج میں اپنے خاوند سے تعاون کرتی تھیں، موجودہ دور میں اس ملازمت اور نوکری میں خواتین کو گھسیٹا گیا اور خواتین کی آزادی کے چکر نے ان خواتین کے ساتھ زیادتی کی ہے، بیچاری صنف نازک کو ملازمت کی دھن میں بس کنڈیکٹر بنا دیا، پٹرول پمپ پر لا کھڑا کیا اور دیگر تمام وہ کام جو خاتون کے لیے مناسب نہیں، ان خواتین کے ذمہ لگا دیا، لیکن اسلامی نقطہ نگاہ سے خواتین کی ذمہ داری اور مردوں کی ذمہ داریوں کا بنیادی فرق یہ ہے کہ مرد باہر کی معاشی ذمہ داریاں پوری کرے، یہ بات نامناسب ہے کہ خواتین سے گھر کی

---

[7] عصر حاضر کا سماجی انتشار اور اسلام کی راہنمائی، ص: ۴۴۔۴۶

[8] اسلام میں نکاح کے قوانین، ص: ۱۰۱

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
Vol.8. No.3.2025

بچوں کی ذمہ داری بھی پوری کرائی جائے اور باہر کی تمام ذمہ داریاں بھی پوری کی جائیں۔

آزادیِ نسواں کی تحریکوں نے خواتین کی سروس کو فروغ دیا اور یہ تعداد بکثرت بڑھ گئی، یہاں تک کہ مردوں کی جگہ بھی خواتین نے لے لی، مرد بے روزگار ہوتے گئے، اکثر ایسا بھی ہوتا کہ مردوں کو روزگار نہ ملا اور خواتین کو جاب مل گئی، مرد گھروں میں بچوں کی پرورش میں لگ گئے اور خاتون معاشی ذمہ داریاں پوری کرتی رہیں، البتہ بعض دفعہ مردوں نے کسبِ معاش سے چھٹی لی اور خواتین نے مردوں کی ذمہ داری اُٹھالی، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بچوں کی پرورش درست انداز میں نہ ہو سکی اور جرائم آئندہ نسل میں بڑھ گئے۔ مرد بچوں پر وہ توجہ نہ دے پائے جو خواتین توجہ دے سکتی ہیں، البتہ خواتین کی ملازمتوں کے نتیجے میں اگر مردوں میں بے روزگاری بڑھتی ہے تو اس کا ملکی ترقی پر برا اثر پڑے گا، یہ اٹل بات ہے کہ اگر ملکی آبادی میں تمام لوگ جو پڑھے لکھے ہیں انہیں ملازمتیں نہیں دی جا سکتی، لیکن اگر پڑھی لکھی خواتین اس تعلیم سے اپنے بچوں پر وقت صرف کریں تو شاید اس بات کے اتنے مثبت اثرات مرتب ہوں گے کہ اس سے معاشرہ بہتر نتائج سے اچھے اثرات دے گا، خواتین تعلیمی میدان میں آگے بڑھیں، لیکن اس سے کسی کو نقصان نہ دیں، بلکہ اپنی اولاد کے ساتھ محنت کریں اور گھر سے بیرونی معاملات کو بچوں کے باپ کے لیے چھوڑ دیں، تاکہ دونوں کام بہتر طور پر ہو سکیں اور ملک و قوم کا فائدہ ہو سکے۔[9]

5) پاکستان میں حقوق نسواں سے متعلقہ قانون سازی اور اسلامی نقطہ نظر:

وطن عزیز کی بنیاد ہی اسلام پہ رکھی گئی اور یہ ایک نظریاتی مملکت ہے اور پاکستان کا نظریہ اسلام ہے، اسلام میں جو حقوق کسی کو میسر ہیں وطن عزیز میں بھی وہ قوانین ہی ہوں گے جو اسلام کی روح اور اصولوں کے عین مطابق ہوں، اس ضمن میں فیملی لاء ۱۹۶۱ء آرڈیننس کے طور پر سامنے آیا۔

6) مسلم لاء عائلی قوانین ۱۹۶۱ء:

پاکستان میں خواتین کے اور عائلی قوانین کے حوالے سے سب سے پہلے جو قوانین متعارف کروائے گئے وہ ۱۹۶۱ء کو ایک عائلی لاء آرڈیننس کے ذریعے ہوئے جس میں قوانین عائلی مسائل سے متعلقہ وضع کیے گئے۔

a) لاء آرڈیننس دفعہ ۵:

شادی اور نکاح کے بعد خواتین کا معاشی تحفظ۔

اس آرڈیننس میں یہ بات واضح کی گئی کہ اس لاء کی شق نمبر ۵ میں یہ بات واضح طور پر درج ہے کہ کوئی بھی فرد اپنا نکاح نامہ مکمل پُر کر کے پھر درج کروا سکتا ہے، چونکہ مکمل پُر کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس میں تمام تر ذمہ داریاں معاشی طور پر خاوند کے ذمہ ہے کہ وہ عورت کی معاشی کفالت کا مکمل ذمہ دار ہے۔[10]

b) فیملی لاء ۱۹۶۱ء کی دفعہ ۶:

دوسری شادی کی ممانعت کے لیے اور پہلی اور بیوی کے حقوق کی ضمانت۔

اس قانون میں قانونی طور پر ایک حد بندی لاگو کی گی ہے کہ ایک سے زیادہ شادیاں اور ان پر حد بندی لگائی گئی ہے، پہلی بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی کے لیے یہ شرط لگائی گئی ہے کہ پہلی بیوی سے اجازت بھی لی جائے اور اس کے حقوق کی ضمانت بھی دے۔ اگر پہلی بیوی سے اجازت نہ لے تو شوہر کو ایک ماہ قید اور پانچ ہزار روپے بطور جرمانہ ہو سکتا ہے۔[11]

حقوق نسواں کی NGO's اور لبرل طبقہ نے اس قانون کو بہت پسند کیا اور اس کو خواتین کے حقوق کی ضمانت قرار دیا۔

c) دفعہ نمبر ۷:

اس دفعہ میں خاوند کو طلاق دیتے وقت دو نوٹس بھیجنے ہوں گے، ایک بیوی کو اور ایک مصالحتی کمیٹی کو اور اگر اس میں خاوند سستی کا مظاہرہ کرے گا تو ۵۰۰۰ روپے جرمانہ اور ایک سال قید ہو سکتی ہے، یا دونوں سزائیں بھی دی جا سکتی ہیں، اس شق میں خواتین کو لٹکائے رکھنا اور بلاوجہ فیصلہ نہ کرنا، خواتین کے حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے۔[12]

---

[9] صدیقی، محمد عطاء اللہ، عورت اور ترقی، محدث، مارچ ۲۰۰۴، ج:۳، ش:۳، ص:۹

[10] {Muslim family laws ordinance 1961-section 5}

[11] {Muslim family laws ordinace 1961-section 6}

[12] {Muslim family laws ordinance 1961-section 7}

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

d) **دفعہ نمبر۸:**

اگر خاوند اپنی طلاق کا حق اپنی بیوی کو سپرد پہلے بھی کر دیتا ہے تو بیوی پر یہ بات لازم ہو گی کہ وہ بھی دفعہ ۷ والی شرائط کے مطابق بیوی بھی نوٹس بھیجے۔[13]

اس میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ خاوند اپنی طلاق کا حق اپنی بیوی کو سونپ سکتا ہے اور وہ طلاق کو اپنے اختیار میں لا سکتی ہے۔

فیملی لاء آرڈیننس ۱۹۶۱ء دفعہ ۹:

اس شق میں قانونی طور پر عائلی زندگی میں مساوات کا ذکر کیا گیا ہے، اگر خاوند کی شادیاں زیادہ ہوں اور زیادہ بیویوں کی موجودگی میں کسی ایک کے ساتھ اچھا سلوک نہ ہو تو اخراجات نہ دینے کی صورت میں وہ اپنے اخراجات کا مطالبہ کر سکتی ہے۔[14]

e) **عائلی لاء اینڈ فیملی کورٹس ایکٹ ۱۹۶۴ء:**

اس قانون میں خواتین کو ان تمام حقوق کی ضمانت دی گئی ہے جن کا خواتین کو شادی کے بعد سامنا ہوتا ہے۔ نان ونفقہ، نکاح وطلاق، حق مہر، بچوں سے ملاقات، عورت مرد کی علیحدگی کی صورت میں، بیوی کی ذاتی جائیداد وغیرہ۔

f) **فیملی کورٹ ایکٹ ۱۹۸۴ء سیکشن شیڈول ا:**

اس قانون کے تحت فیملی کورٹس کا علیحدہ قیام عمل میں لایا گیا اور ان عدالتوں کے اختیار بھی قانونی طور پر وضع کیے گئے اور خواتین کے حقوق کا استحصال روکنے کی کوشش کی گئی۔[15]

g) **فیملی کورٹ ایکٹ دفعہ ۱۷:**

اس قانون میں شوہر کا بیوی کو ماہانہ خرچہ نہ دینے کے تحت حق حاصل ہے کہ وہ عدالت سے رجوع کر کے خرچہ لے سکتی ہے۔[16]

h) **خواتین کا معاشی تحفظ:**

اس قانون میں یہ بات واضح ہے کہ خواتین کے لیے اگر مرد ہر ماہ کی ۱۴ تاریخ تک خرچہ جمع نہیں کرواتا تو عدالت اس کا حق دفاع ختم کر دے گی اور اس کے خلاف ڈگری کاٹی جائے گی۔[17]

البتہ خواتین کو اسلامی قوانین کے تحت یہ حق حاصل ہے کہ شوہر ان کے تمام اخراجات کو برداشت کرے، ورنہ عورت مقدمہ دائر کر سکتی ہے اور اپنا قانونی حق لے سکتی ہے۔

i) **تنسیخ نکاح ایکٹ برائے مسلمز: ۱۹۳۹ء:**

اگر زوجین کا نکاح حدود اللہ کے مطابق نہ چلے سکے تو خاوند اگر بیوی کو طلاق بھی نہ دے اس صورت میں خواتین کو قانونی حق حاصل ہے کہ وہ خلع کا سہارا لے کر تنسیخ نکاح کر سکتی ہے۔[18]

۱۔ خاوند کا شادی کے قابل نہ ہونا سبب بن سکتا ہے۔

۲۔ خاوند اگر بیوی کو دو سال تک مسلسل خرچہ نہ دے۔

۳۔ خاوند پہلی بیوی کو مطلع کیے بغیر اور اجازت کے بغیر دوسرا نکاح کر لے۔

۴۔ خاوند اگر پاگل پن میں مبتلا ہو جائے۔

۵۔ خاوند اگر مسلسل عورت پر ظلم وستم ڈھاتا رہے۔

۶۔ بیوی کو اگر زندگی گزارتے ہوئے خاوند غیر اخلاقی کاموں پر مجبور کرے۔

۷۔ اگر خاوند کو مسلسل ۷ سال کی قید کی سزا ہو جائے۔

---

13 {Muslim family laws ordinance 1961-section 8}
14 {Muslim family laws ordinance 1961-section 9}
15 {West Pakistan family courts Act 1964 sections schedule I}
16 {West Pakistan family courts Act 1964 Section 17 A}
17 {West Pakistan family courts Act 1964 sections schedule 17 A}
18 {The Dissolution of Muslim Marriage Act 1939 Section 2}

۸۔ اگر عورت کے والد نے اس کی اجازت کے بغیر نکاح کر دیا تو بعد میں عورت تنسیخ نکاح کر لے۔

۹۔ عورت کا خاوند گم ہو جانے کی صورت میں اگر چار سال تک کوئی خبر نہ ملے۔

7) سوشل میڈیا میں خواتین کا کردار اور معاشرتی تبدیلیاں:

سوشل میڈیا کو ایک آلہ کار بنایا گیا اور اس آلہ کار سے بہت زیادہ کام جو سالوں پر محیط تھا چند دنوں میں وہ فاصلہ سمٹ گیا اور اس سے معاشرتی طور پر ایک تہذیب مغلوب ہوتی جا رہی ہے، اور جدید نظریات کی حامل پر کشش زندگی اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے خواتین کی آزادی کی دھن میں اسلامی اور ایشیائی معاشرے پر مغربیت کے غلبہ کے ساتھ کردار ادا کر رہے ہیں، تاہم سوشل میڈیا کے ذرائع سے آزادی نسواں اور منفی برابری کی بہت زیادہ تشہیر کی جاتی ہے کہ یہ نظریہ اب ان پھیلتے ہوئے سوشل ذرائع میڈیا سے ٹھوس شکل اختیار کر گیا ہے، ان میں فیئر نیس کریمز، شیمپو، ہیئر کلرز، جہاں تک کہ اکثر خواتین کے متعلقہ مصنوعات کے تشہیری ٹیگ عموماً معاشرتی، سماجی اور مذہبی اقدار سے دور ہٹے ہوئے خواتین کی آزادی کے دھن میں صنفی برابری اور مساوات کو فروغ دیتے ہوئے نعروں کے ساتھ کی جاتی ہے، اسی وجہ سے خواتین میں ملازمت، لباس، وضع قطع اور طرز زندگی اسلامی معاشرے والا نظر نہیں آتا۔ چند برس سے یہ سوشل میڈیا کے زیادہ عام ہو جانے سے نسوانی تحریکوں کا کردار بھی تیز ہوا ہے۔

8) اسلام کا عورت کی امور مملکت میں مشاورت کا تصور اور جدید نسوانی تحریکیں:

اسلام میں خواتین کی عزت اور مقام کو دیگر مذاہب سے ممتاز دکھایا، تاہم خواتین کو اعلیٰ مقام دیا گیا اور طرز حکمرانی میں خواتین کو مشاورت میں بھی رکھا گیا اور مدینہ طیبہ میں جو مشاورتی اجلاس ہوتا اس میں خواتین بھی شامل ہوتیں، چنانچہ اس غرض سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے خواتین کا حق مہر میں کمی یا فکس کرنے سے سوال کرنا اور انہیں بطور خلیفہ خواتین کی بات سن کر اس پہ سوچنا یہ اسلامی روایت میں خواتین کو حق رائے دہی دینے کا حق اور پھر اس میں خواتین میں سوال کرنے کی جرأت اسلام نے ہی دی، البتہ انتظام حکومت میں حضور کا ازواج مطہرات سے مشورہ اور حضرت شفاء کا بازار کے معاملات میں ذمہ داری کو پورا کرنا اسلامی نظریہ سیاست میں خواتین کے حقوق کی پاس داری کی بہترین مثالیں ہیں۔

جدید نسوانی تحریکیں جن امور کو بطورِ منشور بنا کر خواتین کو ووٹ کا حق اور انتظام حکومت میں دخل اندازی کا حق دیتے ہیں اسلام نے تمام جائز امور میں حقوق کی پاس داری کی بہترین مثالیں قائم کیں۔

عجیب کیفیت ہے کہ خواتین کو حالیہ دور میں دینے والے ووٹ کا حق اس مذہب اور دین پر تنقید کرتے ہیں جنھوں نے عورت کو اس وقت سے عزت دی ہے، جب اہل زمین عورت کی تذلیل میں تمام حدیں عبور کر جاتے اور زندہ در گوری تک کر دیتے، اب بھی عورت کی تذلیل کا باعث یہی مغربی نظریات کے حامل لوگ ہیں کہ خاتون خانہ کو عزت سے گھر میں بٹھا کر گھر بسانے کی بجائے انہیں روزی روٹی کمانے پہ لگا دیا ہے اور پھر اسلام جیسے خوبصورت مذہب پر تنقید اور سلام کو دبانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

عجیب بات یہ ہے کہ امریکہ جو کہ حقوق نسواں کا سب سے بڑا علمبردار ہے، جب سے قائم ہوا ہے ایک دفعہ بھی خواتین کو صدر بننے کا موقع نہیں دیا گیا، اب کہ ۲۰۲۱ء میں ایک خاتون کو نائب صدر پہلی دفعہ بنایا گیا، خواتین کی تذلیل میں اہل مغرب ہر زاویہ سے آگے ہیں اور ایک منصوبہ بندی کے تحت باقاعدہ تحریک چلا کر اسلام کو بدنام کرنے کے لیے چند ایک واقعات رپورٹ کر کے موضوع بنا دیا جاتا ہے، ہمارا پیارا وطن پاکستان خواتین کی آزادی اور کاروبار ریاست میں کردار کی بہترین مثال سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو ہیں۔

9) کو ایجوکیشن کا اسلام میں تصور، جدید نسوانی تحریکیں:

مرد و زن کا اختلاط اس انداز سے کہ وہ تعلیم بھی مخلوط نظام کے زیر سایہ رہتے ہوئے حاصل کریں، البتہ جدید دور کے کئی نئے تقاضے ہیں، لیکن یہ انداز اور طریقہ مغرب زدہ اداروں اور Ngos کا ہے، تاہم خواتین کے لیے مردوں کے اندر رہ کر تعلیم حاصل کرنے سے کئی نقصانات ہیں اور حقوق نسواں کی تنظیمیں اس کے کئی فوائد تحریر کرتی ہیں۔

مخلوط تعلیم کی ابتداء:

مرد و زن کا اکٹھے تعلیم حاصل کرنے کی ابتدا ۱۷۷۶ء میں امریکہ میں ہوئی، پھر اس رواج کو آہستگی سے پوری دنیا میں پھیلنے کا موقع مل گیا، اب تقریباً دنیا میں بیشتر علاقوں میں تعلیم حاصل کرنے کا مخلوط نظام ہی رائج ہے اور اکثر ممالک میں تعلیم کے حصول کا یہی طرزِ عمل پھیل چکا ہے، اس کے پھیلاؤ میں خواتین کے حقوق کی

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

کوشش کرنے والی اکثر تنظیمیں بھی شامل ہیں، خصوصاً وہ کام جس میں مرد اور عورت میں تفریق ختم کی جائے، فیمنز تحریک کا اس میں اہم کردار ہے، تاکہ مرد و زن کے فرق کو مٹایا جاسکے، تاہم خواتین کے لیے ۱۹ ویں صدی تک لڑکے اور لڑکیوں کے لیے علیحدہ علیحدہ سکول تھے اور جماعتیں تھیں، لیکن آہستہ آہستہ معیار تعلیم بدلتے ہوئے انہیں اکٹھا کر دیا گیا، البتہ اب بھی اکثر مسلم ممالک میں اس نظام تعلیم کو مناسب نہیں سمجھا جاتا، تاہم ۲۰ ویں صدی کے آخر تک اکثر تعلیمی اداروں کو مخلوط نظامِ تعلیم کے تحت اکٹھے کر دیا گیا۔

آج بھی کو ایجوکیشن کا نظام تعلیم عروج پر ہے اور خطرناک بات یہ ہے کہ نوجوان نسل اس کے حق میں دلائل روشن خیالی کی بناء پر دیتے ہیں، مخلوط نظامِ تعلیم سے نوجوان تعلیم میں دلچسپی لیتے ہیں اور خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے، البتہ اس ضمن میں خطرناک بات یہ ہے کہ خواتین بے راہ روی کا شکار ہو جاتی ہیں، تاہم اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، حضور اکرم ﷺ کی شادی جب حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے ہوئی تو لوگوں کو کھانے کی دعوت دی گئی، کھانا کھا چکنے کے بعد لوگ چل دیئے، تین لوگ باتیں کر رہے تھے، حضور ﷺ کو اس کی تکلیف ہوئی اور اذیت کے باوجود آپ شرم وحیاء کی وجہ سے نہ بولے، اس موقع پر آیت حجاب نازل ہوئی۔[19]

خواتین سے ضروری معلومات لینا ایک تعلیمی حق ہے، لیکن ایک پاکیزہ ماحول فرما دیا گیا:

﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ﴾[20]

قرآنی احکام تو اس طرح سے ہیں، اسلامی تعلیمات میں مرد و زن کا اکٹھے بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنا تو درکنار جب کوئی چیز کا سوال کرنا مطلوب ہو تو بات کے پوچھ لینے کے بعد اپنی راہ لینی چاہیے، یہ احکام الٰہی ہیں۔

اس بات میں کوئی شک کی گنجائش نہیں کہ مرد اور خواتین کے اختلاط سے انسانی نفس کے بھٹکنے کا موقع پیدا ہوتا ہے اور شیطان کے وسوسوں سے غلط فہمی پیدا ہوتی ہے، البتہ خواتین و مرد دونوں قابل اعتماد ہیں، لیکن ساتھ یہ بات بھی قابل فہم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان میں شہوت جیسے عناصر رکھے ہیں جو مرد و زن دونوں میں موجود ہیں، تاریخ گواہ ہے اس مخلوط نظام تعلیم سے یونیورسٹیوں میں اور کالجز میں کس انداز کے واقعات ملتے ہیں، یہ سب باری تعالیٰ کے احکام کی عدولی ہے، البتہ ان تجربات سے یہ بات نظر آتی ہے کہ شرعی پردہ سراپا رحمت ہے۔[21]

مخلوط تعلیم کے اثرات:

خواتین اس نظام تعلیم میں خوش تو ہیں، لیکن ایک وقت کے بعد ان کی سوچ و فکر میں تبدیلی آتی ہے، جیسے ایک خاتون اپنی دل سوزی بیان کرتی ہے، جن خواتین نے مخلوط تعلیم سے فائدہ حاصل کیا ہے، ان کی مخلوط تعلیم سے عصمت اور غیرت ختم ہو جاتی ہے، ان خواتین میں زیادہ طور پر مردانہ اوصاف پیدا ہو جاتی ہیں، جو کہ ان کی زندگی کی معصومیت زن سے انہیں محروم کر دیتی ہیں، اس کا نتیجہ خطرناک حد تک ثابت ہوتا ہے کہ یہ خواتین گھر سنبھالنے کے قابل نہیں رہتیں، اب جو مخلوط تعلیم یونیورسٹیوں میں رائج ہے، یہ مکمل مغربی اصولوں پر کاربند ہیں۔ ہماری خواتین اس سے کوئی فائدہ نہیں حاصل کر سکتیں، بلکہ الٹا نقصان اٹھاتی ہیں۔[22]

جن ممالک میں مخلوط تعلیم ہے، ان ممالک کی اکثر خواتین کا کہنا ہے، امریکہ کے ایک جج لنڈ سے لکھتے ہیں:

"ہائی سکول میں سروے کرنے سے ۴۹۵ لڑکیوں نے خود اقرار کیا کہ ان کو لڑکوں کے ساتھ جنسی تعلقات کا تجربہ ہو چکا ہے"۔[23]

اس سے اس جج نے بیان ریکارڈ کروایا کہ ۴۵ فیصد لڑکیاں سکول چھوڑنے تک خراب ہو چکی ہوتی ہیں۔[24]

ایک مغربی خاتون لکھتی ہیں مضمون کا عنوان "عورتوں کا تعلیمی وقت" یہ بات حقیقت ہے کہ مخلوط نظام تعلیم میں دعویٰ کیسا بھی کیا جائے لیکن طلبہ وطالبات کی جذباتی دقتوں کا ازالہ ناممکن ہے، جو نوجوانوں سے صنفی شعور کے آغاز میں پیدا ہوتی ہیں اور یہ چودہ سے اٹھارہ برس کی عمر میں انتہائی حساس ہیں، نوجوان لڑکے اور لڑکیاں باہمی میل جول سے نا صرف آپس میں جذباتی تعلقات پیدا کر لیتے ہیں، البتہ تعلیم کے لیے اور زیادہ تباہ کن یہ بات ہے کہ اس سے بہت سے بعض اوقات

---

[19] بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ: لاتدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم، ح: ۴۷۹۱

[20] الاحزاب، ۳۳: ۵۳

[21] محمد ظفیر الدین، اسلام کا نظام عفت و عصمت، دار الاندلس، لاہور، ص: ۳۰۵

[22] زم زم، لاہور، ۱۰ اکتوبر، ۱۹۴۵ء

[23] مودودی، پردہ، ص: ۱۷

[24] مودودی، پردہ، ص: ۱۷

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

شاگردوں کا استادوں سے جذباتی تعلقات قائم ہو جاتے ہیں۔[25]

10) اسلام میں خواتین کے Professionsاور جدید نسوانی تحریکوں کے منشور:

خواتین میں یہ احساس پیدا کیا گیا ہے کہ وہ اپنی گھریلو زندگی سے نجات حاصل کر کے باہر اپنے لیے کوئی نہ کوئی Professionsبنائیں، تاہم اس کوشش میں خواتین نے ایک لمبی مدت تک دوڑ لگائی، خواتین کو اس محنت کرنے میں کئی فائدے مل گئے، ووٹ کا حق، گھر اور معاشرے، خاندان سے آزادی، حق شہریت مل گیا اور معاشرے میں علیحدہ تشخص مل گیا، معاشی کیفیت مضبوط ہوگئی، لیکن یہ ترقی اور حقوق کا حصول کب تک ملتا رہے گا؟ لیکن ایک خاص وقت کے بعد یہ فائدہ نقصان میں بدلنے لگا، لیکن یہ نقصان پہلے سے کہیں زیادہ ہوتا ہوا دکھائی دینے لگا، بعض نے یہ نقصان قدامت پسندی کی وجہ سے سمجھا اور ایک گروہ نے نسوانی تحریکوں کا بے جا ہر معاشرے میں عمل دخل جو کہ غیر ضروری تھا اس وجہ سے نقصان ہو رہا ہے، لیکن یہ خواتین کا ایسا نقصان ہے کہ انسان چاہے بھی تو اس نقصان کا بدلہ نہیں چکا سکتا، خاندان ختم ہوگئے، گھر کی زندگی کا دوبارہ بحال ہونا محال، معاشی کفالت کا بوجھ دوبارہ مرد نے اٹھانے سے انکار کر دیا، خاندانی رشتہ داریاں صدیوں تک زمین بوس ہوگئیں، البتہ خواتین کو اپنے Professionsمل گئے اور کوئی بھی لڑکی ابتدائی عمر میں ہی صرف اپنے Professionsمیں کامیاب ہونے کی دھن میں یہ سب کام بھول جاتی ہے، البتہ خواتین کے حقوق کی بناء پر خاتون نے کام کرنے کا حق ملا، وہ اسے دفاتر، کارخانے، بازار میں بطور، دوکاندار کام کرنے کے لیے جانے لگی اور حکومت میں بھی اعلیٰ منصب لے لیے، مگر خواتین اس سارے کام سے خوش ہونے کی بجائے مزید پریشان ہوئی، چونکہ یہ آزادی مہنگی پڑی، بعض خواتین نے اپنا مستقبل اور کیرئر بناتے ہوئے اپنے گھر اور بچوں کی فطری ضرورت سے بالکل انکار کر دیا اور جن خواتین نے اپنے Professionsکے دوران بھی اس تصور کو اور گھر بسانے کی معاشرتی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کی، لیکن وہ بھی اس میں بری طرح ناکام ہوئیں اور نا گھر بسا سکیں اور نہ Professionsکو بہتر طور پر چلا سکیں، چونکہ ایسی ہی خواتین نے گھر کے بوجھ کو بھی اپنے کندھوں پر اٹھایا اور ملازمت بھی کرتی گئیں، بچے پیدا کیے، گھریلو ذمہ داری کا بوجھ مسلسل پڑتا گیا، البتہ وقت کی حکومتوں نے کچھ تعاون کیا، لیکن زیادہ طور پر گھریلو ذمہ داری بچوں کی ذمہ داری کا بوجھ ایک مسلسل پریشانی کا باعث رہا، اس کا کوئی حل نہ ہو سکا۔[26]

11) خواتین کے لیے سفری اجازت حدود و قیود اسلام کی نظر میں اور جدید نسوانی تحریکیں:

جدید نسوانی تحریکیں تو آزادی کی تمام حدیں عبور کر کے خواتین کو برہنہ ہونے کی اجازت بھی دیتی ہیں، بلکہ یہ منشور میں بات شامل ہے کہ مذاہب کی تعلیمات جو خواتین کو نیکی کے راستہ پر گامزن کریں، ان سے گریز کیا جائے، تاہم خواتین کی آزادی کے لیے معاشی ضروریات کے پیش نظر ملازمت اور دیگر وہ کام جن میں خواتین مردوں میں گل مل کر رہیں اور کوئی کسی قسم کی تمیز نہ رہے، البتہ ملازمت میں سفری اجازت نامہ کی ضرورت کو ضروری نہیں سمجھا، تاہم ضروری امر یہ ہے کہ اس کی ترویج بھی کی گئی اور مسلمانوں میں اس مشق کو پرموٹ کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا گیا، وہاں تو کلچر ایسا مغربی پروان چڑھا ہے کہ خواتین اس کلچر میں اپنی تمام تر ضروریات زندگی خود سے پورا کرنے کی کوشش کرتی ہیں، لیکن اسلام کا نقطہ نگاہ اس کے بالکل برعکس ہے کہ ہر فرد کے لیے حدود و قیود ہیں، خواتین کے لیے یہ حد بندی ہے کہ وہ سفر حج بھی کرنا چاہیں تو محرم کے بغیر اکیلی سفر نہیں کر سکتی، ہاں اگر ایسی حالت ہے کہ خواتین کو سخت بیماری میں یا کوئی امر مجبوری گھر کے کام کے لیے نکلنا پڑ جائے، لیکن اس میں بھی شرعی پردہ کا خیال رکھا جائے، کوئی محرم ساتھ ہو، ولی سے اجازت لے کر۔

عن عائشة رضي الله عنها كانت مع النبيﷺ في سفر قالت فسابقته فسبقته علي رجلي فلما حملت اللحم سابقته فسبقني فقال هذه بتلك السبقة[27]

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ حضور ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں ہم تھے کہ میں حضور ﷺ کے ساتھ ایک سیر کے لیے باہر نکل گئی، پس میں نے دوڑ لگائی اور زیادہ تیز دوڑ کر سبقت لے گئی، یعنی دوڑ میں آگے نکل گئی، پھر جب میرا جسم بھاری ہو گیا تو میں پھر حضور ﷺ کے ساتھ دوسری دفعہ کی اور موقع پر دوڑ لگانے کا مسابقہ کیا تو اس دفعہ میں پیچھے رہ گئی اور حضور ﷺ اس مقابلہ میں آگے نکل گئے"۔

خواتین کو کسی بھی مقابلہ میں یا سیر میں یا کوئی اور معاملہ ہو تو خاوند محرم مرد کے ساتھ سیر اور سفر وغیرہ کو جا سکتی ہے، البتہ یہ اسلام کے حدود ہیں۔ البتہ

---

[25]نوائے حرم، جمادی الاولی، ۱۳۴۹ھ

[26]The Femisnist challenge by David Bouchier, P.27

[27]ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد ح:۲۵۷۸

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
Vol.8. No.3.2025

شریعت اور حالات کے پیش نظر خواتین کے لیے اگر کوئی عزت یا بے پردگی کا خطرہ ہو تو وہ خواتین سفر نہ کریں، لیکن اگر خواتین میں بے پردگی یا اور مسائل کا خطرہ نہ ہو تو سفر کرنا چاہیے، اس میں اجازت ہے فقہاء کی نظر میں بھی کچھ تو مشروط اجازت دیتے ہیں، کچھ اس میں اجازت نہ دیتے ہیں، کچھ اس میں اجازت مشروط دیتے ہیں۔

12) اسلام میں خواتین کے لباس کی حدود اور جدید نسوانی تحریکوں کے منشور:

جدید نظریات اور حقوق نسواں کے پاسباں تحریکیں تو ایک ایسا منشور اپنے دامن میں لیے پھرتی ہیں کہ خواتین کو یہ نعرہ دیا گیا کہ "میرا جسم میری مرضی" اس نعرہ میں خواتین اپنے لباس میں آزاد ہیں اور لباس کا تصور خصوصاً مغربی دنیا میں تو اب بھی ایسا ہے کہ حقوق نسواں کی تحریکوں کے علمبر دار پہلے سے ہی اس تصور کو ختم کر چکے ہیں کہ خواتین کے لباس میں کوئی حد بندی ہے، لباس کی حد بندی تو اسلام میں ہے کہ اس میں تصور پردہ اور حجاب ہے، جب کہ مغربی دنیا میں اور تحریک نسواں کا خصوصی منشور تو لباس میں بھی آزادی ہے، بلکہ بقول اسراء نعمانی خواتین اگر اپنا لباس ختم کر دیں تو ننگے بدن مرد اور عورت میں جو فرق کیا جاتا ہے ختم ہو جاتا ہے۔[28]

یہی تصور معاشرے کو دینا چاہتی ہیں، البتہ اس ضمن میں ایک بے پردگی کی عمدہ مثال حقوق نسواں کی بڑی تنظیم فیمنز کے برہنہ حالت میں احتجاج سے نظر آتی ہے، کیا نسوانی تحریکیں خواتین کو حقوق اس لیے دینا چاہتی ہیں کہ معاشرے میں بے حیائی عام ہو، بے پردگی ہو، فحاشی اور عریانی ہو، البتہ اس کے لیے ایک سوچی سمجھی بڑی سازش ہمیں دیا جانے والا کلچر ہے، اس میں بڑا ہاتھ ہمارے ڈرامے اور فلمیں ہیں جو کہ خواتین کا ادھورا لباس با قاعدہ ترتیب دیا جاتا ہے اور اس کے لیے ڈیزائن کر دہ لباس میں آہستہ آہستہ لباس کو یہ تحریکیں محرکات ہیں، جو کہ بدن پہ لباس کم کرتی جا رہی ہیں اور ہمارے معاشرے میں اور اسلامی معاشروں میں بھی کم لباس پہننے کا خواتین میں رواج عام ہو تا جا رہا ہے، یہ بتدریج سرایت کرتا ہوا زہر ہمارے سارے معاشرے میں اس کے اثرات پھیلا رہا ہے، نسوانی تحریکیں اس مقصد میں کامیاب ہو کر کون سا خواتین کے حقوق ادا کر سکتی ہیں، حیرت اس بات میں ہے کہ خواتین کے متعلقہ جو اسلامی احکام ہیں چاہے خواتین کے حق میں معاشی فوائد ہوں، جسمانی فوائد ہوں، معاشرتی حقوق ہوں یا سماجی حقوق کی بات ہو، اگر اس حق کو مذہب کی طرف سے دیا جا رہا ہے تو نسوانی تحریکیں اس کو ظلم اور ستم کا نام دیتی ہیں، چونکہ اصل وجوہات جو ہیں وہ آزادی نسواں نہیں، البتہ کسی حد تک یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے، لیکن اصل وجوہات اسلامی طور طریقہ نہیں کہ مسلمان خواتین سے یہ زندگی کی خوبصورتی جو اسلام نے دی ہے اسے اتار پھینکا جائے۔

تاہم یہ تو Ngos کا کردار ہمارے سامنے ہے، البتہ جو اسلام کی تعلیمات ہیں، لباس سے متعلقہ اس کا مختصر احاطہ کرتے ہیں۔ اسلام میں نظر سے لے کر لباس تک تمام معاملات میں راہنمائی ملتی ہے اور بد نظری کو ام الخبائث کا نام دیا گیا ہے، یعنی نظر کی پاکیزگی بھی ضروری اور لازم ہے، بد نظری چونکہ تمام برائیوں کی جڑ ہے، البتہ گناہ اور محبت کی ابتداء اس بد نظری سے شروع ہوتی ہے، اس لیے نظروں کو بھی پاکیزہ رکھنے کا حکم دیا۔

﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ﴾[29]

"آپ ﷺ مومنین کو یہ نصیحت کرتے ہوئے بتائیں کہ اپنی نظروں کا پردہ کریں، انھیں نیچا کر دیں اور اپنی شرم گاہوں کو بھی پاکیزہ رکھیں، یہ تمھارے لیے بہت زیادہ بہتر ہے"۔

یعنی نظروں کی پردہ داری بھی ذکر ہے اور اس کا فائدہ بھی ذکر ہے کہ اس سے قلب اور دل پاکیزہ ہو جاتا ہے۔

﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ﴾[30]

خواتین کی محبت بھی انسان کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہے، البتہ اس میں اسلام کا تصور بہت بلند اور عظیم تر ہے۔

﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى﴾[31]

یہ حکم قرآنی خواتین کے لیے کہ اس میں جاہلیت کے زمانہ کی طرح نہ باہر نکلیں، بلکہ زمانہ جاہلیت میں بے پردگی تھی، اب یہ پردہ دائرہ اسلام کا حصہ ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چند ایسی باتوں کی خواہش کی کہ قرآن پاک میں احکام الٰہی بن کر نازل ہو گئے، ایک دفعہ حضرت عمر نے فرمایا: میں حضور اکرم ﷺ سے درخواست کرتا ہوں کہ اے اللہ کے رسول، آپ ﷺ کی خدمت میں حاضری کے لیے تمام اقسام کے لوگ حاضر ہوتے ہیں، جن میں نیک بھی ہوتے

---

[28] Standins alone Mecca: Asra Q Numani P.9

[29] النور، ۲۴: ۳۰

[30] آلِ عمران، ۳: ۱۴

[31] الاحزاب، ۳۳: ۳۳

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
Vol.8. No.3.2025

ہیں، بد بھی، کیا ہی بہتر بات ہو کہ ازواج النبی ﷺ اس صورت میں پردہ داری کر لیں، تو اس ضمن میں پھر آیت پردہ نازل ہوئی[32]

تو تمام مسلمان خواتین کے لیے ایک راستہ ہدایت اور اسلام متعین ہو گیا:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ﴾[33]

تمام ایمان والوں کے لیے یہ اصول وضع کر دیا اور خصوصاً ازواج مطہرات کے گھروں میں اجازت کے بغیر نہ جاؤ، البتہ کوئی بھی مسلمان دوسرے کے گھر میں بغیر اجازت داخل نہ ہو، بلکہ پردہ کا صریحاً حکم نازل کر دیا گیا۔ بعض یہودی مدینہ میں ایسے بھی تھے جو کہ خواتین کو چھیڑ چھاڑ کرتے، تو شریف خواتین بھی بعض دفعہ ان کی ضد میں آتیں، تو حضور ﷺ نے لباس کی علیحدگی کر دی کہ مومنہ پاک دامنہ خواتین چادر یا اوڑھنی لے کر باہر نکلیں، تا کہ مہذب خواتین میں امتیاز پیدا ہو، البتہ آج بھی مہذب خواتین اگر لباس سے تمیز کریں تو بہتر ہے۔

13) اسلام میں خواتین کی عبادات میں احتیاط، اجازت اور حقوق نسواں کی تحریکوں کے تصورات:

جدید نسوانی تحریکیں ایسے نظریات اور منشور ہیں کہ اس میں مذہب سے دوری حاصل کرنا اس تحریک کا پہلا ہدف ہوتا ہے، البتہ اجتماعی منشور جو کہ تمام خواتین کی تحریکوں کے ہیں، اس میں یہ بات سب میں مشترک پائی جاتی ہے کہ مذہب اور عبادات سے خواتین کو کوسوں دور کیا جائے، اگر خواتین کے حقوق کی جنگ یہ تنظیمیں لڑتی ہیں، تو ان کے منشور میں یہ بات تو ضرور درج ہونی چاہیے کہ خواتین کو مذہبی تعلیم سے عبادات سے حقوق حاصل ہوتے ہیں، لیکن ایسا اس لیے نہیں ہوتا، اگر مذہبی تعلیمات خواتین کو دی گئیں تو فحاشی، عریانی، میرا جسم میری مرضی اور فیمنزم کے نظریات جیسے نظریات فروغ نہیں پاتے، البتہ اسلام میں تو خواتین کے پردے اور آواز کا پردہ بھی ذکر کیا ہے اور اس ضمن میں جو بھی عبادات ہیں ان میں بھی ایک حد خواتین کے لیے قائم کر دی گی ہے، نماز میں خواتین گھر کے اندر نماز زیادہ افضل قرار پائی، رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر خواتین نماز میں گھر کے پچھلے کمرے میں ادا کریں تو زیادہ افضل ہے، البتہ عبادات میں بھی اسلام نے ایک پابندی سے احکام صادر فرمائے ہیں، جسم کو ڈھانپنا کہنیوں کو اندر رکھنا سجدے کی حالت میں جسم کو ڈھانپنا سب نماز کی شرائط ہیں، خواتین کے لیے بطور خاص اسی طرح روزہ کے لیے بھی اس طرح سے حکم ہے کہ خواتین اگر نفلی روزہ ہے یا کوئی سفر کی وجہ سے چھوڑا ہوا روزہ ہے، اس کی ادائیگی کے لیے اگر وہ روزہ رکھنا چاہتی ہے تو خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ نہیں رکھ سکتی، البتہ جہاد کے لیے حضور ﷺ نے فرمایا کہ خواتین کے لیے سب سے بڑا جہاد فرض حج کی ادائیگی ہے، لیکن اگر خواتین جہاد میں شامل ہوں تو زخمیوں کو پانی پلانے اور مرہم پٹی کے لیے جاسکتی ہیں، تاہم حج بیت اللہ کے لیے بھی اسلام میں یہ شرط ہے کہ غیر محرم کے ساتھ خواتین سفر نہیں کر سکتیں، اگر خواتین کے لیے محرم موجود نہ ہو تو وہ سفر حج کے لیے نہ جائے، کہاں اسلام کا تصور عبادات اور اس میں بھی احتیاط اور کہاں بے پردگی آزادیاں اور شتر بے مہاری زندگی، لمحہ فکریہ یہ ہے کہ خواتین اسلام کو ایسے راستے کیوں دکھائے اور آزادی کے نعرے کیوں دیے جاتے ہیں، کیا جن ممالک میں یہ تمام آزادیاں ہیں، فیمنزم کی تحریکیں چھاتیاں ننگی کر کے حقوق مانگتی ہیں، وہاں خواتین خوشحال ہیں اور پھر یہ احتجاج کیوں پھیر فیمنزم کیوں، مذہب ہو یا سیاست کے میدان میں خواتین صرف محکوم نظر آتی ہیں، اس ملک میں ہمیں مذہبی اور معاشرتی لحاظ سے ذلت کا سامنا ہے، ہم مظلوم ہیں، ہمیں انصاف نہیں ملتا، ہمارا مطالبہ ہے کہ ہمیں امریکہ کے مرد شہریوں کے برابر شہری حقوق دیئے جائیں۔[34]

14) حقوق نسواں کی آڑ میں اسلام کے شعائر کی تضحیک:

مملکتِ خداداد میں اسلام کے بنیادی اصولوں پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ایسے قوانین وضع کیے جانے چاہیے کہ اسلامی شعائر کی حفاظت کی ضمانت ہو سکے، لیکن اگر ایسے عناصر جو کہ اسلام کے بنیادی شعائر کی حفاظت کی بجائے خواتین کو حقوق دینے کی آڑ میں اسلام کا مذاق اڑائیں اور قوانین پاکستان اور اسلام کا پاس نہ رکھیں، ایسے عناصر مسلمانوں کے جذبات کو بھی مجروح کرتے ہیں اور ملکی قوانین کی بھی مخالفت کرتے ہیں، دورِ جدید میں اگر انسان بے شمار ترقیوں پر گامزن ہے، لیکن خواہشات کا ابھی بھی غلام ہے اور علوم و فنون میں ترقی جا بجا کر کے اپنی عقائد واخلاق سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے۔

عقائد کی کمزوری ہونے کی بناء پر ایسے قبیحہ فعل سر انجام دیتا ہے کہ اسلام کے شعائر کو مذاق کا نشانہ بنا کر تسکین حاصل کرتا ہے، حجاب کرنا خواتین کے لیے ایک اسلامی شعائر ہے، اسلام تو تیں اس پر پابندی لگاتی ہیں، تاہم حقوق نسواں کی تحریکوں سے جڑے افراد میں خواتین کے حقوق کے لیے اسلامی اقدار کا بظاہر احترام کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں، لیکن جب اسلام دشمن طاقتیں اسلامی شعائر کا مذاق اڑاتی ہیں، تو وہ تمام حامی ان کے ساتھ کھڑے شانہ بشانہ دکھائی دیتے ہیں، اس حوالہ

---

[32] بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ: لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یوذن لکم، ح:۴۷۹۰

[33] الاحزاب، ۳۳:۵۳

[34] The Feminist Challenge by David Bochier, P.12-13

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

Vol.8. No.3.2025

سے کئی ایک خواتین اسلام کے خلاف پالیسیاں اپنائے ہوئے اسلام دشمن قوتوں سے کئی ایک ایوارڈ وصول کر چکی ہیں، بظاہر تو وہ خواتین اسلام کے مطابق کام کرتی دکھائی دیتی ہیں، حقوق نسواں کی آڑ میں یہ خواتین حقیقت میں ایسی عورتیں اسلام دشمن اور پاکستان دشمن عناصر کے ساتھ مل کر کام کرتی ہیں۔[35]

موجودہ دور میں کچھ Ngos ایسی ہیں جو کہ مغربی ایجنڈا پر کام کرتے ہوئے اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش میں ہیں اور شعائر اسلام کا مذاق اڑایا جاتا ہے، تاکہ لوگ اسلام سے بدظن ہو جائیں اور عیسائیت کو فروغ دیتی ہیں، ان کا ہدف اسلامی ممالک پاکستان، افغانستان اور بنگلہ دیش ہے اور اپنے نظریات عیسائیت والے مسلم ممالک پر غالب کرنا چاہتے ہیں، ان تمام تنظیموں کی سرغنہ عاصمہ جہانگیر تھیں جس نے اقوام متحدہ میں انسانی حقوق کے کمیشن کے لیے اپنی رپورٹ کو غلط انداز میں متنازعہ بنا کر پیش کر دیا، اس کے مطابق اسلامی حدود کی سزائیں غیر انسانی ہیں اور عدالتی نکاح اور گھر سے فرار ہونے والی خواتین کی بھرپور حمایت کرنے والی ان کی تصاویر اور ان کی عزت افزائی میڈیا کے ذریعے کرنا اور AGHS اور پناہ گاہوں کے ذریعے سے لڑکی اور لڑکے کے آزادانہ ملاقات کروانا اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا اور بوقت ضرورت قانونی تحفظ مفت فراہم کرنا ان کے بنیادی منشورات میں شامل ہے۔[36]

15) اسراء نعمانی کے نظریات کا تنقیدی جائزہ اسلامی نقطہ نظر میں:

اسراء نعمانی[37] ایک مسلمان خاتون تو ہیں، لیکن اسلام کے دعویٰ کے ساتھ ایک اور بڑا دعویٰ یہ بھی کرتی ہیں کہ ایک مسلمانوں کے معروف خاندان سے تعلق رکھتی ہیں، اسراء نعمانی کا ایک ناجائز بچہ بھی ہے، اس بڑے فعل سے بھی کوئی ہچکچاہٹ نہیں، بلکہ اسلام پر تنقید کرتی ہیں، اس کے نزدیک کسی عمل کی اصلاح نہیں، بلکہ اسلامی نظریات کی اصلاح کی ضرورت ہے۔[38]

ایسی ہی خواتین کی وجہ سے مسلمانوں کو آئے روز نئی الجھنوں میں ڈالا جاتا ہے۔[39]

چونکہ ایسے نظریات کی حامل خواتین اسلام کی غلط تشریحات پیش کرتی ہیں اور اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش میں رہتی ہیں، یہ خاتون جو کہ خود اپنے اسلام کا اظہار کرتی ہیں، ان کے اسلامی افکار کا یہ عالم ہے کہ اعلانیہ طور پر اگر کوئی مرد غیر محرم عورت کے گلے ملتا ہے تو کوئی حرج نہیں، غیر محرم کا گلے لگنا بھی بھائی کے معانقہ کرنے کے جیسا ہے۔[40]

تاہم اسلام کے شعائر کو اس سطح تک غلط طور پر پیش کیا کہ خطبہ جمعہ دینے اور مسجد میں امامت کرانے کے بعد اپنی پریس کانفرنس کی اور بتایا کہ ہم اسلام مسلمانوں اور اکیسویں صدی کی ترقی یافتہ قوموں کے درمیان مطابقت پیدا کریں گے اور اپنے خوابوں کو تعبیر دیں گے۔

اس کا کہنا ہے کہ ہم پوری دنیا میں بالعموم اور امریکہ میں بالخصوص اسلامی اصولوں اور ان کی روح کی اصلاح میں مشغول ہیں، ہم اسلام میں کوئی تبدیلی نہیں لائے، بلکہ ہمارا نقطہ نگاہ یہ ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کو قرآن اور حدیث کی تشریحات اور اجتہاد میں چیلنج کے ساتھ تبدیلی مطلوب ہے، وہ نقطۂ اجتہاد ہے۔[41]

Woman and Islam ہے اور دوسری کتاب میں ہم جنسی پرستی پر بات کرتی ہیں، جس کا خلاصہ کچھ اس طرح سے ہے کہ خواتین اور مردوں کا لباس اتارنے سے جنسی تفریق کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور اس خاتون نے بھارت میں قیام کے دوران سادھو اور جوگیوں میں یہ از خود پریکٹس بھی کی، البتہ اس دھن میں ایک ناجائز بچے کا برملا اظہار باعث فخر محسوس کرتی ہیں، اس بچے کا نام "شبلی" نانا کے نام پر رکھا ہے، اس فخر کو پوری دنیا میں اجاگر کر کے بتاتی ہیں کہ درحقیقت ہم نے اسلام میں آزادی کا نیا باب کھولا ہے۔[42]

16) ڈاکٹر امینہ ودود:

امریکی نژاد پاکستان پروفیسر جو کہ عالمی میڈیا پر اسلامیات کی پروفیسر ہونے کی حیثیت سے کافی شہرت رکھتی ہیں، البتہ ان کا نقطہ نظر اسلام کے متعلق اسراء نعمانی جیسا ہے۔ انھوں نے جمعہ کا خطبہ دیا اور اس کی ابتداء کچھ اس انداز سے کی کہ ہم خواتین کو آزادی اور خود مختاری اس طرز کے اجتماعات سے دیں گے اور اسلام میں

---

[35] صدیقی، محمد عطاء اللہ، عاصمہ جہانگیر کی طرف سے اسلامی شعائر کی تضحیک، محدث (ماہنامہ) مئی ۱۹۹۹ء، ج:۳۱، ص:۵، ص:۵۶

[36] حسن تنویر ندیم، این جی اوز اور ان کی سرگرمیاں، حقوق نسواں کی آڑ میں، تربیت، محمد متین خالد، ص:۲۵۶۔۲۶۴

[37] اسراء نعمانی بھاری نژاد امریکی صحافی ہیں، خود کو انڈیا کے معروف عالم دین شبلی نعمانی (متوفی ۱۹۷۹ء) کی نواسی بتاتی ہیں اور خواتین کے حوالہ سے مذہبی افکار کی شدید ناقدین میں سے ہیں۔

[38] Standing Alone in Mecca: by Asra Q Nomani P.9

[39] www.binregorg.com/Archievers/2003/06/17/Dr.AminaWadood

[40] Standing Alone in Mecca by Asra Q Nomani P.10

[41] Standing Alone in Mecca by Asra Q Nomani P.81

[42] Standing Alone in Mecca by Asra Q Nomani P.9

تصور منبر و محراب کو مردوں کے تسلط سے آزاد کرا کر خواتین کے حقوق کی آزادی میں مددگار ثابت ہوگا، ہم اپنی خدمات اسلام کے لیے اسی طرز پر دیتی رہیں گی۔[43]

اس اہم واقعہ سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ اسلام دشمنوں کو کس انداز سے اسلام کے حامی مددگار ثابت ہوتے ہیں، اس جمعہ کے اجتماع میں شرکت کرنے والی خواتین کی بکثرت پہلے رجسٹریشن کی گئی اور مردوں نے بھی بشمول شرکت کی، البتہ مساجد میں اجازت اور جگہ نہ مل سکی تو چرچ میں جمعہ کا انعقاد کیا، نیویارک میں واقع چرچ میں اس طرح سے اسلام کی تضحیک کی کہ منبر و امامت کے نبوی منصب کے ساتھ مذاق اڑایا گیا، امریکی مسلمانوں کی طرف سے مزاحمت کا خطرہ ہونے کی وجہ سے پولیس کی زیر نگرانی کام سرانجام دیا۔[44]

اسلام نے مردوں اور عورتوں کو مساوی حقوق دیئے، جب کہ مرد مسلمانوں نے عورتوں کو محروم کر دیا۔[45]

اسراء نعمانی کے نظریات:

۱۔ خواتین کا اسلامی حق یہ ہے کہ ان کے ساتھ جنسی زیادتی نہ کی جائے اور ادب و احترام پر مبنی تعلقات قائم ہوں۔

۲۔ خواتین کا اسلام میں یہ بھی حق ہے کہ اپنے جسم کے بارے میں اپنی مرضی سے کام لیں اور اس میں خاوند سے ہم بستری بھی مرضی سے ہو۔

۳۔ مسلم خواتین کو یہ بھی حق حاصل ہے کہ وہ شریک حیات کی چناؤ میں اپنی مرضی کریں اور شوہر کی دوسری شادی کو روکنے کا حق بھی شامل ہے۔

۴۔ مسلم خواتین یہ حق رکھتی ہیں کہ شوہر کا انتخاب خود کریں۔

۵۔ حمل روکنے کی ادویات استعمال کرنا اور بچہ پیدا کرنے کا اختیار عورت کو ہونا چاہیے۔

۶۔ مسلم خواتین کا حق ہے کہ جسمانی، جذباتی اور جنسی استحصال سے تحفظ مل سکے۔

۷۔ مسلم خواتین کو حق حاصل ہے کہ جنسی پرائیویسی ملے۔

۸۔ خواتین کا اسلامی قوانین میں حق ملنا چاہیے کہ بلوغت کے بعد باہمی رضامندی سے غیر محرم سے ہم بستری کرے اور اس پر کوئی قانون کی حد نہ ہو، اس امر میں خواتین آزاد ہوں۔

۹۔ خواتین کا مسلم قوانین میں حق ہے کہ انھیں بدزبانی اور مذاق و توہین آمیز الفاظ سے تحفظ مل سکے۔

۱۰۔ مسلم قوانین میں خواتین کو حق حاصل ہے کہ جسنی صحت اور جنسی تعلیم کی آزادی سے تعلیم لے سکے۔[46]

مصادر و مراجع

1. النساء، ۴:۳۴
2. اکیسویں صدی کے سماجی مسائل اور اسلام، ص:۴۰۔۴۲
3. الاعراف، ۷:۸۱، ۸۰
4. ہود، ۱۱:۸۲، ۸۳
5. ترمذی، کتاب الحدود، باب ماجاء فی حد الوطی، ح:۱۴۵٦
6. تفسیر کبیر، ج:٦، ص:٤٥٩
7. عصر حاضر کا سماجی انتشار اور اسلام کی راہنمائی، ص:۴۴۔۴٦
8. اسلام میں نکاح کے قوانین، ص:۱۰۱
9. صدیقی، محمد عطاء اللہ، عورت اور ترقی، محدث، مارچ ۲۰۰۴، ج:۳، ش:۳، ص:۹

---

[43] Standing Alone in Mecca by Asra Q Nomani P.220
[44] Feminism harmful to Muslim women by Faisal Sanai Pakistan Times 04-04-05
[45] پاکستان روزنامہ زندگی (ہفت روزہ میگزین)، ۲۷ مارچ ۲۰۰۵ء، ص:۳
[46] Standing Alone in Mecca by Asra Q Nomani P.295

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

Vol.8. No.3.2025

10. {Muslim family laws ordinance 1961-section 5}
11. {Muslim family laws ordinace 1961-section 6}
12. {Muslim family laws ordinance 1961-section 7}
13. {Muslim family laws ordinance 1961-section 8}
14. {Muslim family laws ordinance 1961-section 9}
15. {West Pakistan family courts Act 1964 sections schedule I}
16. {West Pakistan family courts Act 1964 Section 17 A}
17. {West Pakistan family courts Act 1964 sections schedule 17 A}
18. {The Dissolution of Muslim Marriage Act 1939 Section 2}
19. بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ: لاتدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم، ح:۴۷۹۱
20. الاحزاب، ۳۳:۵۳
21. محمد ظفیر الدین، اسلام کا نظام عفت و عصمت، دار الاندلس، لاہور، ص:۳۰۵
22. زمزم، لاہور، ۱۰ اکتوبر، ۱۹۴۵ء
23. مودودی، پردہ، ص:۱۷
24. مودودی، پردہ، ص:۱۷
25. نوائے حرم، جمادی الاولیٰ، ۱۳۴۹ھ
26. The Femisnist challenge by David Bouchier, P.27
27. ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن أبی داؤد ح:۲۵۷۸
28. Standins alone Mecca: Asra Q Numani P.9
29. النور، ۲۴:۳۰
30. آلِ عمران، ۳:۱۴
31. الاحزاب، ۳۳:۳۳
32. بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ: لاتدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم، ح:۴۷۹۰
33. الاحزاب، ۳۳:۵۳
34. The Feminist Challenge by David Bochier, P.12-13
35. صدیقی، محمد عطاء اللہ، عاصمہ جہانگیر کی طرف سے اسلامی شعائر کی تضحیک، محدث (ماہنامہ) مئی ۱۹۹۹ء، ج:۳۱، ص:۵، ص:۵۶
36. حسن تنویر ندیم، این جی اوز اور ان کی سرگرمیاں، حقوق نسواں کی آڑ میں، تربیت، محمد متین خالد، ص:۲۵۶۔۲۶۴
37. اسراء نعمانی بھاری نژاد امریکی صحافی ہیں، خود کو انڈیا کے معروف عالم دین شبلی نعمانی (متوفی ۱۹۷۹ء) کی نواسی بتاتی ہیں اور خواتین کے حوالہ سے مذہبی افکار کی شدید ناقدین میں سے ہیں۔
38. Standing Alone in Mecca: by Asra Q Nomani P.9
39. www.binregorg.com/Archievers/2003/06/17/Dr.AminaWadood
40. Standing Alone in Mecca by Asra Q Nomani P.10
41. Standing Alone in Mecca by Asra Q Nomani P.81
42. Standing Alone in Mecca by Asra Q Nomani P.9
43. Standing Alone in Mecca by Asra Q Nomani P.220
44. Feminism harmful to Muslim women by Faisal Sanai Pakistan Times 04-04-05
45. پاکستان روزنامہ زندگی (ہفت روزہ میگزین)، ۲۷ مارچ ۲۰۰۵ء، ص:۳
46. Standing Alone in Mecca by Asra Q Nomani P.295

REFERENCES:

1. *An-Nisa, 4:34*

2. *Twenty-first Century Social Issues and Islam, p. 40–42*
3. *Al-A'raf, 7:80–81*
4. *Hud, 11:82–83*
5. *Tirmidhi, Book of Hudood, Chapter on the Penalty for Intercourse, Hadith: 1456*
6. *Tafsir al-Kabir, Vol. 6, p. 459*
7. *Contemporary Social Disruption and Islamic Guidance, p. 44–46*
8. *Laws of Marriage in Islam, p. 101*
9. *Siddiqi, Muhammad Ataullah, Women and Development, Muhaddith, March 2004, Vol. 3, Issue 3, p. 9*
10. *Muslim Family Laws Ordinance 1961 – Section 5*
11. *Muslim Family Laws Ordinance 1961 – Section 6*
12. *Muslim Family Laws Ordinance 1961 – Section 7*
13. *Muslim Family Laws Ordinance 1961 – Section 8*
14. *Muslim Family Laws Ordinance 1961 – Section 9*
15. *West Pakistan Family Courts Act 1964 – Schedule I*
16. *West Pakistan Family Courts Act 1964 – Section 17A*
17. *West Pakistan Family Courts Act 1964 – Schedule 17A*
18. *The Dissolution of Muslim Marriages Act 1939 – Section 2*
19. *Bukhari, Book of Tafsir, Chapter: "Do not enter the houses of the Prophet unless permission is given", Hadith: 4791*
20. *Al-Ahzab, 33:53*
21. *Muhammad Zafeeruddin, The Islamic System of Chastity and Modesty, Dar Al-Andalus, Lahore, p. 305*
22. *Zam Zam, Lahore, 10 October 1945*
23. *Maududi, Purdah, p. 17*
24. *Maududi, Purdah, p. 17*
25. *Nawa-e-Haram, Jamadi al-Awwal, 1349 AH*
26. *The Feminist Challenge by David Bouchier, p. 27*
27. *Abu Dawood, Sulaiman bin Ash'ath, Sunan Abi Dawood, Hadith: 2578*
28. *Standing Alone in Mecca, Asra Q. Nomani, p. 9*
29. *An-Nur, 24:30*
30. *Aal-e-Imran, 3:14*
31. *Al-Ahzab, 33:33*
32. *Bukhari, Book of Tafsir, Chapter: "Do not enter the houses of the Prophet unless permission is given", Hadith: 4790*
33. *Al-Ahzab, 33:53*
34. *The Feminist Challenge by David Bouchier, p. 12–13*
35. *Siddiqi, Muhammad Ataullah, Mockery of Islamic Rituals by Asma Jahangir, Muhaddith (Monthly), May 1999, Vol. 31, Issue 5, p. 56*
36. *Hassan Tanveer Nadeem, NGOs and Their Activities Under the Guise of Women's Rights, Tarbiyat, Muhammad Mateen Khalid, p. 256–264*
37. *Asra Nomani is an American journalist of Indian origin, claiming to be the granddaughter of the renowned Indian scholar Shibli Nomani (d. 1979), and is one of the fierce critics of religious views regarding women.*
38. *Standing Alone in Mecca, Asra Q. Nomani, p. 9*
39. *www.binregorg.com/Archievers/2003/06/17/Dr.AminaWadood*
40. *Standing Alone in Mecca, Asra Q. Nomani, p. 10*
41. *Standing Alone in Mecca, Asra Q. Nomani, p. 81*
42. *Standing Alone in Mecca, Asra Q. Nomani, p. 9*
43. *Standing Alone in Mecca, Asra Q. Nomani, p. 220*
44. *Feminism Harmful to Muslim Women by Faisal Sanai, Pakistan Times, 04-04-05*
45. *Pakistan Daily, Zindagi Weekly Magazine, 27 March 2005, p. 3*
46. *Standing Alone in Mecca, Asra Q. Nomani, p. 295*